اسلام نے مال کو قیاماً للناس قرار دیا ہے اور اس کو ان تمام اقدامات سے بچانے کی تاکید کی ہے جو اس کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔

چونکہ مذکورہ ہبہ یا وصیت میں یہ تمام مفاسد موجود ہیں اس وجہ سے میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا۔

یتیم پوتے کی وراثت | یتیم پوتے کی وراثت کے معاملہ میں کمیشن نے فقہا کے متفقہ مسلک کو دورِ جاہلیت کی یادگار اور ظلمِ عظیم قرار دیا ہے اور سفارش کی ہے کہ جلد سے جلد قانون کے ذریعہ سے اس ظلم کا خاتمہ کیا جائے۔ مگر جس نظریہ کے تحت کمیشن نے یتیم پوتے کو وراثت میں حصہ دلانے کی سفارش کی ہے اس سے وہ سارے اصول منہدم ہو جاتے ہیں جو اسلام نے تقسیمِ ورثہ کے لیے قرار دیئے ہیں یتیم پوتوں کے ساتھ کمیشن کو جو ہمدردی ہے وہ بجائے خود نہایت اچھی چیز ہے لیکن اس ہمدردی کی یہی ایک شکل نہیں ہے کہ ان کے لیے اسلام کے سارے قانون وراثت کو درہم برہم کر دیا جائے ایک عمدہ نظام میں یتیموں کی امداد اور بہبود کی صدہا دوسری باعزت شکلیں ممکن ہیں بشرطیکہ حکومت کرنا چاہے۔ لیکن کمیشن کے بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یتیموں کی ساری مشکل کا واحد حل اگر کوئی ہے تو یہ ہے کہ ان کو دادا کی جائداد میں سے حصہ دلوایا جائے۔

اس مسئلہ پر جماعت اسلامی کی طرف سے ایک پمفلٹ موسومہ "یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ" چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک اس کے دلائل مذہب جمہور کی حمایت میں اتنے واضح ہیں کہ ان کو صرف ضدی اور ہٹ دھرم لوگ ہی نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اس پمفلٹ کی موجودگی میں اس مسئلہ پر کچھ مزید لکھنا میں تحصیلِ حاصل سمجھتا ہوں۔[1]

سفارشات پر تبصرہ ان سطور پر ختم ہوتا ہے۔ جو سفارشات مفید ہیں یا اگر مفید نہیں ہیں تو کچھ ایسی مضر بھی نہیں ہیں میں نے ان پر کچھ لکھنا غیر ضروری سمجھا۔ اب آئندہ میں انشاء اللہ اصلاح کی متبادل تجاویز پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

---

[1] اس پمفلٹ کے ضروری حصے اسی اشاعت میں درج کیے جا رہے ہیں تاکہ کمیشن کی اس سفارش پر بھی تنقید کا حق ادا ہو جائے۔